سوال

(435) کیا عمرہ کرنا واجب ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیاحج کی طرح عمرہ بھی صاحبِ اِستطاعت پر فرض ہے؟ (سائل) (۸۔اگست ۲۰۰۳ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عمرے کے واجب ہونے یا نہ ہونے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ امام شافعی اور امام احمد وجوب کے قائل ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی ''صحیح بخاری'' میں وجوب کو اختیار کیا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

'بَابُ الْعُمْرَةَ۔ بَابُ وُجُوبِ الْعُمْرَةِ وَفَضْلِهَا۔ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ، وَعُمْرَةٌ۔'

''ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہر ایک پر حج اور عمرہ فرض ہے۔''

اس تعلیق کو ابن خزیمہ، دارقطنی اور ''حاکم'' نے ابن جریج کے طریق سے موصول بیان کیا ہے۔

حنفیہ اور مالکیہ کا مشہور قول یہ ہے کہ عمرہ نفلی عمل ہے۔ جن چند روایات سے ان کا استدلال ہے، اُن میں سے زیادہ تر ضعیف ہیں۔ جب کہ وجوبِ عمرہ کے بارے میں کئی ایک احادیث وارد ہیں۔ ان میں سے حدیثِ جبریل میں ہے کہ جب انھوں نے نبی ﷺ سے اسلام کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

'الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَأَنْ تُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ وَتَعْتَمِرَ، وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَأَنْ تُتِمَّ الْوُضُوءَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ۔' (صحیح ابن خزیمة، بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْعُمْرَةَ فَرْضٌ وَأَنَّهَا مِنَ الْإِسْلَامِ كَالْحَجِّ...الخ، رقم: ۳۰۶۵، السنن الکبریٰ للبیهقی، باب مَنْ قَالَ بِوُجُوبِ الْعُمْرَةِ اسْتِدْلَالًا بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى (وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ)...، رقم: ۸۷۶۶)

''اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو اور زکاۃ دو اور بیت اللہ کا حج اور عمرہ کرو، غسلِ جنابت کرو اور وضو پورا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔''

اس حدیث کو ابن خزیمہ اور دار قطنی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ دار قطنی رحمہ اللہ نے کہا ہے: ’هٰذَا اِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ۔‘ ’’یہ اسناد صحیح ثابت ہے۔‘‘

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا عورتوں پر بھی جہاد ہے؟ فرمایا:

’نَعَم، عَلَيهِنَّ جِهَادٌ، لَا قِتَالَ فِيهِ: اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔‘ (سنن ابن ماجہ، بَابُ الْحَجِّ، جِهَادُ النِّسَاءِ، رقم: ۲۹۰۱)

’’ان کے ذمے ایسا جہاد ہے جس میں لڑائی نہیں، وہ حج اور عمرہ ہے۔‘‘

یہ حدیث ’’مسند احمد‘‘ اور ’’سنن ابن ماجہ‘‘ میں بسند صحیح موجود ہے، جب کہ ’’سنن ترمذی‘‘ میں ہے:

’تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔‘ (سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، رقم: ۸۱۰)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 341

محدث فتویٰ